21-5-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر29(تَبَٰرَكَ ٱلَّذِى)

جہاں علم حاصل کرنے کے فائدے ہوتے ہیں وہاں علم نہ ہونے کے نقصانات بھی ہوتے ہیں۔

لاعلمی اپنی اور دوسروں کی گمراہی کا باعث ہوتی ہے، مثلا ایک ماں اگر جاہل ہے، لاعلم ہے تو وہ خود بھی بھٹکی ہوئی ہوگی اور اپنے بچوں کو بھی بھٹکا دے گی اور اسی طرح وہ تمام لیڈرز جو خود صحیح طور پر علم نہیں رکھتے جب وہ بغیر علم کے بات کرتے ہیں تو ان کی بات جہاں تک پہنچتی ہے ان لوگوں کی بھی گمراہی کا باعث بنتی ہے-

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں کہ:

وَ اِنَّ كَثِيْراً لَيُضِلّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْم-اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ

اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بغیر علم کے محض اپنی خواہشات کے پیچھے لگ کر دوسروں کو بہکاتے رہتے ہیں- آپ کا رب ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے-

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں- اچھا اخلاق اور دین کی سمجھ۔

اور جب انسان دین کی سمجھ حاصل نہیں کرتا اور غفلت میں زندگی بسر کرتا ہے تو پھر دل پر مہر لگ جاتی ہے۔

كَذٰلِکَ يَطْبَعُ الله علَىٰ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔

✧ بن باز کہتے ہیں کہ انسان جب علم کی مجلسوں میں حاضر نہ ہو، نہ ہی خطبہ سنے اور اسے اس کی پرواہ بھی نہ ہو کہ اہل علم کیا بتاتے ہیں تو اس کی غفلت بڑھتی جائے گی اور اس کا دل سخت ہو جائے گا، یہاں تک کہ اس پر مہر لگا دی جائے گی تو وہ غافلوں میں شمار ہو گا تو اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

سورۃ الملک

- سورۃ الملک سفارش کرنے والی سورۃ ہے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قرآن میں 30 آیات پر مشتمل ایک سورۃ ہے، وہ ایسی ہے کہ جس نے ایک آدمی کے حق میں سفارش کی حتی کہ اسے بخش دیا گیا۔

- یہ عذاب قبر کو روکنے والی سورۃ ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۃ السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے۔

تو اس لیے ہم سب کے لیے بھی فائدہ اسی میں ہے کہ ہم اس کو زبانی یاد کر لیں اور رات سونے سے پہلے پڑھنے کی عادت ڈالیں کیونکہ ایک دن اپنے ان بستروں پر ہمیں نہیں سونا قبروں میں جا کر سونا ہے اور قبر ایک وحشت والی اور ایک اندھیرے والی جگہ ہے۔ جس میں روشنی قرآن سے ہو گی، اس لیے رات کو سوتے وقت اس سورۃ کو پڑھنا اپنے لیے لازم کر لیں۔

❖ آیت 1

یعنی وہ سب سے بلند و بالا ہے، سب بھلائیاں اور سب خیر اسی کی ذات سے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب کچھ کر سکتا ہے۔

تو زندگی میں جب کچھ مسئلہ پیش آئے اور جب کوئی دعا کرے تو اس کو اللہ کے لیے مشکل نہ سمجھیں اور اللہ تعالی کی ان صفات کا واسطہ دے کر اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی آپ تو ہر چیز پر قادر ہیں اس لیے آپ میری یہ دعا سن لیں، آپ میری مشکل آسان کر دیں۔

عموماً ہم دعا کرتے ہیں لیکن پوری دلجمعی کے ساتھ نہیں کرتے، یقین کے ساتھ نہیں کرتے، اس ایمان کے ساتھ نہیں کرتے کہ اللہ تعالی سب کچھ کر سکتا ہے تو پھر ہمارے دل کے اندر وہ قبولیت کی امید بھی نہیں آتی۔ تو قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اللہ کو خوب دل سے پکاریں۔

❖ آیت 2

تو اللہ سبحانہ و تعالی وہ ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ پہلے موت اور پھر زندگی یعنی عدم سے وجود میں انسان آیا اور پھر موت ہو گی اور پھر زندگی ہو گی اور وہ زندگی کبھی ختم نہیں ہو گی۔ تو آج کی یہ زندگی جو اس وقت ہمیں دو موتوں کے بیچ میں ملی ہوئی ہے وہ زندگی بڑی قیمتی ہے۔

یہ زندگی کس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے؟

لِيَبۡلُوَكُمۡ أَيُّكُمۡ أَحۡسَنُ عَمَلٗاۚ

وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ تم میں اچھے اچھے کام کون کر رہا ہے، احسن عمل کون کر رہا ہے، بہترین عمل کس کے ہیں؟

تو اس لیے ہم سب کو یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم اپنی زندگی کا مقصد پورا کر رہے ہیں۔

اور احسن عمل وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خالص اور سب سے زیادہ درست ہو، اور سب سے درست اور نیک عمل وہ ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہو۔

✷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور وہ احسن طریقے سے عمل کرنے والے ہوں۔

یعنی جن کے کام اچھے ہوں اور زندگی بھی لمبی ملے کہ جس میں وہ خوب خوب نیکیاں کما سکیں۔

تو ہم جو بھی کام کریں اسے اچھے طریقے سے کرنا چاہیے۔ خواہ وہ عبادت ہو، خواہ وہ معاملات ہوں، خواہ وہ اخلاق ہو، کوئی بھی چیز ہو اپنے طور پر، اپنی پوری capacity کے ساتھ، اپنی پوری کوشش کے ساتھ انسان اس کو اچھے سے اچھا کرنے کی کوشش کرے، سر سے نہ اتارے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان فرض نماز کا وقت پائے پھر اچھی طرح وضو کرے اور اچھی طرح خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور اچھی طرح رکوع کرے تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی بشرطیکہ اس سے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو۔

اور یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

تو ایسا خوش قسمت شخص آخری نماز پڑھے گا تو بخشا ہوا ہو گا اور اس کے بعد جب دنیا سے جاتا ہے تو ان شاء اللہ۔ اللہ تعالی سے اچھے حال میں ملاقات کرے گا۔

اسی طرح معاملات میں حسن اختیار کرنا چاہیے۔

✷ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا- آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو اور فرمایا:

تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو۔

یعنی جب اسے دینا پڑے کچھ لوٹانا پڑے تو عمدہ طریقے سے، احسن طریقے سے لوٹائے۔

اسی طرح اخلاق میں حسن کیا ہے؟

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں میرے نزدیک سب سے محبوب لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

تو انسان کو صرف دنیاوی معاملات میں صرف مال و دولت میں ہی excellence کے لیول پر نہیں جانا چاہیے، ہر چیز کے اندر اسے خوب صورتی اختیار کرنی چاہیے- اور ویسے بھی إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔

اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، تو اعمال میں بھی خوبصورتی، معاملات میں بھی خوبصورتی۔

پھر کون ہے وہ اللہ؟

یہ سورۃ اللہ سبحانہ وتعالی کا بہترین تعارف بھی کراتی ہے۔ جس میں اللہ کی بہت سی صفات اور افعال کا ذکر کیا گیا ہے۔

❖ آیت 5

یعنی جو آسمان ہمیں نظر آتا ہے اس میں ستارے ہیں۔

❖ آیت 7-8

جہنم کو کس پر غصہ ہو گا؟ گناہگاروں پر کہ تم اللہ کی نافرمانی کر کے یہاں کیوں آئے ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے جن وانس کے لیے انسانوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہے- جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا-

اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم میں سے کوئی رسول نہیں آئے جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں۔ یعنی اللہ تعالی نے انسانوں کو خبر دار کرنے کے لیے ہر دور میں انتظام کیا۔

❖ آیت 9

یعنی ہدایت دینے والوں کو ہم نے گمراہ قرار دے دیا۔

❖ آیت 11

اہل دوزخ پھر مایوس ہو جائیں گے کیونکہ کوئی ان کی سنوائی اب نہ ہو گی، ان کی کوئی بات سنی نہ جائے گی، کوئی ان کی آہ و فریاد کو پہنچنے والا نہ ہو گا۔

❖ آیت12

انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالی کو دیکھا نہیں لیکن پھر بھی اللہ سے ڈرتے ہیں یعنی اللہ سبحانہ وتعالی کے ڈر سے کام کرتے ہیں چاہے وہ لوگوں کے سامنے ہوں یا پھر وہ چھپ کر کام کر رہے ہو۔

اسی طرح اس کا ایک معنی یہ ہے کہ لوگوں سے چھپ کر نیک اعمال کرنے والے ہیں۔ اپنی تنہائیوں میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اپنی نمازیں، اپنی عبادت اور تنہائیوں میں اللہ سے ڈر کر وہ سب کام کر رہے ہوتے ہیں۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے عمل صالح کو مخفی رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔

یعنی جیسے صدقہ چھپا کر کرنا یا نوافل چھپ کر ادا کرنا یا ذکر کرنا یعنی اپنی نیکیوں کا بہت پرچار نہ کرے، اپنی عبادات کو چھپانا ایک بہترین عمل ہے۔

✧ ایوب سختیانی ساری رات عبادت کرتے تھے اور پھر اسے چھپاتے تھے، جب صبح قریب آتی تو اونچی آواز میں قرآن پڑھنا شروع کر دیتے گویا کہ انہوں نے ابھی نماز شروع کی ہے گھر والوں کو نہیں بتاتے تھے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگوں کو اللہ اس دن اپنے سایے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص جس نے صدقہ کیا مگر اتنا چھپا کر کہ بائیں ہاتھ کو خبر بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

اسی طرح تنہائی میں اللہ کی یاد میں آنسو بہانے چاہیے یعنی اکیلے میں رونا چاہیے۔ بعض اوقات ہم مجلس میں ہوتے ہیں کوئی بات ہمیں اچھی لگتی ہے، ہمارے دل پر اترتی ہے تو ہماری آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے ہیں یا تراویح پڑھتے ہوئے یا قیام کرتے ہوئے تو وہ بھی ٹھیک ہے، اس میں بھی منع نہیں ہے، رونا آئے تو رو لینا چاہیے لیکن وہ بھی خالصتاً اللہ کے لیے ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ جب انسان اکیلا ہو تو اللہ کو یاد کر کے روئے کیونکہ وہ آنسو بڑا قیمتی ہے جو تنہائی میں صرف اللہ کے لیے بہایا جائے۔

❖ آیت14

یعنی جس نے انسان کو بنایا ہے وہ انسان کے دل کے حالات بھی جانتا ہے۔

❖ آیت15

اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلسل اللہ سبحانہ وتعالی کا تعارف کروایا جا رہا ہے۔

یعنی زمین میں رزق کی تلاش میں گھومو پھرو اور اللہ کے رزق کو استعمال کرو۔ یہ بھی ایک عبادت ہے جب انسان اس کو اچھے طریقے سے حاصل کرتا ہے۔

❖ آیت17

کون ہے آسمان میں؟ اللہ سبحانہ وتعالی۔

❖ آیت20

یعنی انسان کو کبھی بھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ کوئی ایسا طاقتور ہے، زور آور ہے اکیلا یا کوئی لشکر پورا جو مجھے اللہ کے عذاب سے بچالے گا، کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔

❖ آیت 21

تو بات یہ ہے کہ جس سے اللہ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہوتا اس لیے ہم نماز کے بعد دعا کرتے ہیں۔
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

❖ آیت 23

اللہ نے تو یہ organs تمہیں اس لیے دیے تھے کہ تم ان کو صحیح طریقے پر استعمال کرو کیونکہ شکر صرف زبان کا نہیں ہوتا، اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

تو ہم سب کو بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنے دلوں سے کیا کام لیتے ہیں؟ کیا دیکھتے ہیں؟ کیا سنتے ہیں؟ کیا سوچتے ہیں؟ اگر وہ سب کچھ اللہ کی پسند کا ہے تو گویا ہم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا اور اگر اس کی مرضی کے خلاف ہے تو یہی ناشکری ہے۔

❖ آیت 27

یعنی دنیا میں تم کہتے تھے کہ لے آؤ عذاب۔

❖ آیت 30

یہ اللہ ہی ہے جو ہمارے گناہوں کے باوجود ہم سے اپنا پانی نہیں روکتا ورنہ اگر زمین کی بالکل گہرائیوں میں پانی اتر جائے اور لاوے کے ساتھ مل کر بھاپ بن جائے تو ہم کہاں سے پانی لائیں گے۔ اگر آسمان سے اللہ بارش نہ برسائے تو ہم کہاں سے پانی لائیں گے۔لہذا یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت اور نعمت ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کے باوجود ہمیں پانی پلا رہا ہے جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔

سورۃ القلم

❖ آیت 1

اللہ سبحانہ وتعالی نے قلم کی قسم کھائی ہے کیونکہ اس کے ساتھ تمام الہامی کتابیں لکھی گئیں اور باقی علوم بھی اس کے ساتھ ہی ضبط کیے گئے۔ اللہ سبحان وتعالی نے قلم کو یہ شرف بھی بخشا کہ اسے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔

چار چیزیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں: عرش، قلم، آدم اور جنت عدن اور پھر باقی مخلوق سے کہا کہ ہو جاؤ تو وہ بن گئی۔

✷ پھر اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا تو اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، پھر اس نے دنیا کو اور دنیا میں کیے جانے والے ہر عمل اور معمول کو، نیکی بدی اور خشک اور تر کو لکھا اور سب چیزوں کو اپنے پاس ذکر میں شمار کر لیا۔

یعنی لوح محفوظ میں رکھا، یعنی اللہ تعالی کا یہ علم، علم سابق ہے یعنی پہلے سے ہی اللہ کو پتہ ہے۔

لکھنے کا مطلب کیا ہے؟

کہ پہلے سے ہی اللہ سبحانہ وتعالی کو پتہ ہے کہ میں جس مخلوق کو پیدا کروں گا اور اسے کچھ بھی اختیار اور ارادہ دوں گا تو وہ کیا کیا کرے گی۔

اور مختلف چیزیں جو پیدا کی گئیں creations ان کے فنکشنز کیا ہوں گے۔

پھر اسی طرح انسان کا نامہ اعمال بھی لکھا جاتا ہے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بائیں طرف والا فرشتہ چھ گھڑیاں مسلمان خطا کرنے والے یا گناہ گار بندے سے اپنا قلم اٹھائے رکھتا ہے۔(یہ جو کرام کاتبین ہیں، یہ بھی قلم سے ہی لکھتے ہیں۔) جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ قلم کو روک لیتے ہیں کہ شاید وہ توبہ کرلے- پھر اگر وہ شرمندہ ہو اور اللہ سے اس کے گناہوں سے استغفار کرلے تو وہ قلم رکھ دیتا ہے ورنہ ایک گناہ لکھ لیتا ہے۔

اور قلم نے ایک مرتبہ سجدہ بھی کیا تھا۔

✷ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورۃ النجم لکھی گئی جب آپ سجدے والی آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوات اور قلم نے بھی سجدہ کیا یعنی وہ بھی جھک گئے۔

❖ آیت 2

یعنی علم اس بات پر گواہ ہے اور علم کی روشنی میں اس بات پر گواہی دی جاتی ہے کہ آپ ﷺ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں جیسا کہ آپ کے مخالفین آپ پر الزام لگا رہے تھے۔

❖ آیت 3

یعنی آپ کا اجر اور آپ نے جو بھی اعمال کی ان کا سلسلہ مرنے کے بعد ختم نہیں ہوا کیونکہ قرآن سارے کا سارا آپ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ ہم قرآن مجید کا ایک حرف بھی پڑھتے ہیں تو اگر اس کی دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس کی نیکیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملتی ہیں۔ امت میں سے جتنے بھی لوگ ہیں جو جو بھی قرآن پڑھتا ہے، دن کو رات کو، دیکھ کر یا زبانی، کچھ حصہ نمازوں میں یا بغیر نماز کے اس سارے پڑھنے کا ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاتا ہے۔ اسی طرح اس قرآن کے جو احکامات پر ہم عمل کرتے ہیں مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو تو ہم نماز پڑھتے ہیں تو اس کا اجر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاتا ہے کیونکہ آپ کے ذریعے یہ ہمیں ملا ہے، پھر اسی طرح آپ کی احادیث ہیں، پھر اسی طرح آپ کی سیرت ہے، آپ کی سیرت سے inspire ہو کر ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ سب اجر بھی آپ کو جاتا ہے

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ

آپ کے اجر کا وہ سلسلہ ہے جسے کبھی ختم ہونا ہی نہیں ہے۔

❖ آیت 4

اور آپ کا اخلاق بھی کیا تھا؟ قرآن تھا۔

✷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے اور آپ کے اچھے اخلاق کی گواہی آپ کے گھر والوں نے دی۔

✷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے ساتھ اخلاق بہترین تھا- آپ سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے- آپ کوئی بیہودہ کام یا فحش گفتگو کرنے والے نہ تھے، نہ ہی بازاروں میں شور و غل کرنے والے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ معاف کرتے اور در گزر فرماتے تھے۔

تو یہ اچھے اخلاق کی علامات ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان ہوئی ہیں۔

اچھا اخلاق ایمان کی تکمیل کرتا ہے۔ مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ مومن ہوتے ہیں جن کا اخلاق اچھا ہوتا ہے۔

اسی طرح اسلام کی خوبصورتی اچھے اخلاق کے ساتھ ہے، میزان میں سب سے بھاری نیکی عمدہ اخلاق ہے۔

اور جنت میں خوبصورت گھر اس کا ہے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے۔

❖ آیت10

یعنی جھوٹی قسم کا سہارا لینے والے کی بات کو قبول نہ کیجئے یعنی کسی کے دباؤ میں آکر جو قسم کھاتا ہے وہ بہت بڑا جرم کرتا ہے اور دباؤ میں آکر انسان عموماً سچی نہیں جھوٹی قسم ہی کھاتا ہے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کے دباؤ میں آکر جھوٹی یا سچی قسم کھالے تو اسے چاہیے کہ اس کے سبب اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اس لیے قسم بہت سوچ سمجھ کر کھانی چاہیے۔

❖ آیت11

یہاں جو خصوصیات بتائی گئی ہیں ایک طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ خلاق ہے جس کی گواہی اللہ سبحانہ وتعالی نے دی اور دوسری طرف آپ کے دشمن کا اخلاق ہے جو انتہائی بد اخلاق ہے اور اس کی بد اخلاقی کی یہاں details بتائی گئی ہیں- آپ کے اخلاق کی تفصیلات نہیں بتائی گئی ہے لیکن بد اخلاقی کی تفصیلات یہاں بتائی گئیں کہ جو لوگ آپ کے دشمن ہیں وہ خود کیا ہیں؟ وہ کیا کر رہے ہیں؟

روایت میں آتا ہے کہ یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سمجھ بھی گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ آپ سے دشمنی رکھتا تھا اور اس کا طریقہ کیا تھا؟

کہ طعنے دینے والا اور چغلیاں کرتا پھرتا- چغلی وہ ہوتی ہے جو لوگوں میں فساد پیدا کر دیتی ہے اِدھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ انہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی بیزار ہوتے ہیں-

✷ چغل خور کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

✷ اور چغل خور کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے بتایا کہ اس کو چغل خوری کی وجہ سے عذاب قبر ہو رہا ہے۔

تو غیبت اور چغلی صرف دنیا میں ہی نہیں آخرت کے لیے بھی بہت سخت نقصان دہ ہے۔ دنیا میں بھی فساد پیدا ہو جاتا ہے اور بہت سی خیر سے محروم ہو جاتا ہے لیکن آخرت کے اعتبار سے بہت ہی نقصان دہ چیزیں ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔

❖ آیت14

یعنی اس کے تکبر اور بد اخلاقی کی بنیادی وجہ کیا ہے کہ وہ مال اور اولاد پا کر over confident ہو گیا ہے کہ میں اللہ کا بڑا پسندیدہ ہوں۔ عموماً یہی ہوتا ہے کہ جس

شخص کے پاس مال آجاتا ہے اس کے اندر عجیب طرح کی نخوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے رویے میں تکبر آجاتا ہے اور وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

تو یہاں پر آخر میں یہی بات کی گئی ہے کہ اس بناء پر یہ ساری چیزیں کر رہا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جس رب نے مال اور اولاد دیا ہے اس کا شکر ادا کرتا اور اللہ کے آگے مزید humble ہو جاتا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ 9 اور بعض میں آتا ہے کہ 13 بیٹے تھے اس کے۔

جس کے اتنے بیٹے ہوں اور وہ سردار بھی ہو اور اس کے پاس مال کی کثرت بھی ہو، اور سب کمانے والے بھی ہوں تو ایسے شخص کے اندر اس طرح کی باتیں آجانا کچھ بعید بھی نہیں لیکن یہ کوئی justification بھی نہیں ہے کہ چونکہ یہ سب کچھ ملا ہوا ہے اس لیے ہمیں ایسا رویہ اختیار کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی ہے کہ ہم جس پر چاہیں ظلم ڈھائیں۔

تو اس سے انسان کو بچنا چاہیے اکھڑ مزاج انسان جہنم کی نذر ہو گا۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جہنم کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا ہر اکھڑ مزاج، کینہ پرور اور متکبر۔

اکھڑ مزاج کا مطلب کیا ہے؟ کہ ذرا سی آپ کریں تو فوراً آپ پر برس پڑے- چھوٹی سی بات پر اس کا غصہ trigger ہو جائے، اور بد تہذیبی سے بات کرے، اور بد اخلاقی سے بات کرے۔

❖ آیت 17

یہ ایک واقعہ ہے ایک نیک انسان کی اولاد کا جو خود نیک تھا، خدا ترس تھا اور اپنی زندگی میں جو بھی اس کے باغ کی آمدنی ہوتی تھی اس میں سے غریبوں اور مسکینوں کا ایک بڑا حصہ نکالتا تھا۔ لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو بچوں نے کہا کہ ہمارا باپ تو بہت ناسمجھ تھا اور وہ مال اوروں میں بانٹ دیتا تھا ہمارے تو اپنے خرچے پورے نہیں ہوتے، اس لیے ہم مسکینوں سے چھپ کر راتوں رات اپنے باغ کا پھول توڑ لیں گے، تا کہ ہمیں کسی کو ایک دانہ بھی دینا نہ پڑے۔

❖ آیت 33

اس واقعے میں سیکھنے کے دو بڑے اہم سبق ہیں۔

ایک یہ کہ بری نیت رکھنے سے بھی انسان کو بعض اوقات سزا مل جاتی ہے۔ یہاں ان کا ارادہ برا تھا، ان کی نیت خراب ہوئی تھی۔ ابھی انہوں نے کیا کچھ نہیں تھا کہ پھل توڑ کر گھر نہیں لائے تھے، لیکن صرف نیت کی تھی کہ ہم ایسا اور ایسا غلط کام کریں گے۔ اللہ نے اس بری نیت پر ان کو پکڑ لیا۔

تو انسان کو اپنی نیت اور خاص طور پر دوسروں کی خیر خواہی کے بارے میں ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیے۔

بعض اوقات انسان اپنے دل میں بدگمانی پالیتا ہے۔ بعض اوقات ایسی چیزوں کو جمالیتا ہے کہ جس کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ دوسرے کے بارے میں منفی سوچ پیدا کر کے اسی پر اپنے عمل اور رویہ کو قائم کر لیتا ہے، تو اُس سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ اُس سے بھی زندگی میں مشکلات ہو سکتی ہیں دوسرے آپ کے خلاف اسی طرح کی بدگمانیاں رکھ سکتے ہیں۔

دوسرا اہم بات یہ ہے کہ جب ان کے باغ کو نقصان ہوا اور انہوں نے دیکھا تو اپنی غلطی مان گئے۔

یہ ان کی اچھی خوبی تھی اور ایک مومن کے اندر یہی خوبی ہونی چاہیے کہ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ اللہ ہم آپ سے ناراض نہیں ہیں، آپ پاک ہیں۔

ورنہ عموماً جب کوئی نقصان ہوتا ہے تو ہم کیا کہتے ہیں؟ میرے ساتھ یہ کیوں ہوا؟ یعنی دوسرے لفظوں میں نعوذ باللہ۔ اللہ نے میرے ساتھ زیادتی کی- یہاں ان لوگوں نے اللہ کو blame نہیں کیا- کہا سُبۡحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ

اور پھر اچھی امید، باغ جل کر دوبارہ لگنا اور پھل دینے کے موقعے تک پہنچنا ایک لمبا عرصہ چاہتا ہے لیکن پھر بھی یہ بڑے hopeful رہے اور کہنے لگے ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلے میں دے دے، ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ ہم سے جو قصور ہوا ہے ہم اس کی معافی مانگ لیتے ہیں۔

❖ آیت 38

یعنی تم اپنے عمل سے پیچھے کیا سوچتے ہو کہ تمہارے لیے بخشش کے وعدے ہیں یا آخرت میں تمہاری مرضی کے مطابق فیصلے کیے جائیں گے۔

❖ آیت 39 یا تم نے اللہ سے کوئی قسم لے رکھی ہے؟

❖ آیت 40 کس نے یہ گارنٹی دی ہے کہ قیامت کے دن تمہاری مرضی کے مطابق فیصلہ ہو گا؟ تمہارے حق میں ہو گا؟

❖ آیت 42

جو لوگ دنیا میں نماز نہیں پڑھتے، اللہ کے آگے نہیں جھکتے، رکوع نہیں کرتے، سجدہ نہیں کرتے، قیامت کے دن بھی جب انہیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے، وہاں محروم رہ جائیں گے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ ویبقیٰ كُلُّ مُنَافِقِ- ہر منافق باقی رہ جائے گا- پس وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا-

اسی طرح ریاکار سجدہ نہ کر سکیں گے یعنی دنیا میں جو لوگ دکھاوے اور ناموری کے لیے سجدے کرتے تھے جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختی کی ہو جائے گی۔

❖ آیت 43

یعنی آپ سوچیۓ کہ جب سب لوگ سجدے میں گئے اور وہ جا نہیں پا رہے تو کس قدر شرمندگی ہو گی۔

✧ ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ ان کو فرض نماز کی طرف اذان اور تکبیر کے ساتھ بلایا جاتا تھا۔

✧ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حی علی الفلاح سنتے تھے لیکن اس پر جواب نہیں دیتے تھے یعنی نماز کی طرف نہیں آتے تھے۔

تو اللہ ہمیں اور ہمارے سب عزیزوں اور دوستوں اور رشتہ داروں کو نماز کا پابند بنا دے۔

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰاۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب-

اس رمضان میں خاص طور پر اپنے ان تمام رشتہ داروں کے لیے دعا کریں جن کے بارے میں آپ کو پتہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔

آپ دیکھیے کتنا بھیانک انجام ہونے والا ہے بے نمازوں کا اور کتنی ذلت اور رسوائی اور عذاب ہے اور کتنی شرمندگی ہو گی ان کے لیے قیامت کے دن، تو اس لیے اللہ سے دعا کریں کہ ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ اس کی اہمیت کو سمجھیں۔

❖ آیت 44

استدراج کا لفظ یہاں پر آیا ہے۔ اِستَدراج ہوتا ہے کہ ہم ان پر نعمتوں کی فراوانی کریں گے اور وہ نعمتوں پر شکر ادا نہیں کریں گے۔

✧ حسن کہتے ہیں کہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن پر احسان کر کے ان کو ڈھیل دی گئی اور پھر ان کو پکڑ لیا گیا۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کو تعریف کر کے ان کے فتنے میں ڈالا گیا۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے عیبوں پر پردہ ڈال کر انہیں دھوکے میں ڈالا گیا، یعنی جب ان کی تعریف ہوئی تو وہ پھول گئے، انہوں نے کہا ہم تو پہلے ہی بہت اچھے ہیں اور کیا اچھا کرنا ہے اور جب اس نے برائیاں کیں، غلط پر غلط کام کرتا گیا، اس کے عیب ڈھانک لیے گئے تو وہ جو دھوکا ہے وہ بھی استدراج ہے نفس کا۔

✧ ابو روق کہتے ہیں کہ جب انہوں نے کوئی غلطی کی، ہم نے انہیں نعمت عطا کر دی، نئی غلطی پر نئی نعمت اور انہیں معافی مانگنا فراموش کر دیا۔

جب کوئی حرام کام کر کے غلط کام کر کے پکڑ نہیں ہوتی، اور نعمت مل جاتی ہے، تو انسان سمجھتا ہے کہ وہ جو میرا غلط کام تھا، وہ ایسے ہی لوگ کہتے ہیں کہ غلط تھا، وہ بالکل صحیح تھا تو پھر وہ توبہ بھی نہیں کرتا، یہی نفس کا دھوکا ہے۔ اللہ تعالی اس سے بچائے۔

❖ آیت 51

تو اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ نظر لگنا برحق ہے۔ یعنی آپ ﷺ کو ایسی نگاہوں سے دیکھتے ہیں کہ گویا آپ کے قدم ہلا دیں گے۔ آپ کی ثابت قدمی میں خلل آجائے گا تو اس لیے انسان کو نظر بد سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

سورة الحاقة

❖ آیت 3

اشارہ ہے قیامت کی طرف۔ یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

اور قیامت کیا ہے؟ فیصلوں کا دن ہے، اگلے پچھلے سارے لوگ ایک مقررہ دن میں جمع ہوں گے اس دن آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں گی، لوگ اپنے مقدموں کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

❖ آیت 7

ٹھنڈی یخ، تیز ہوا کہ جو رکنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ ایک ہفتے کے بعد رکی جا کر۔

ایسے پچھاڑ پچھاڑ کر گرائے گئے تھے لوگ، ہوا نے اٹھا اٹھا کر پٹخا کر انہیں مارا جس سے ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں اور وہ مر گئے۔

❖ آیت12

کان علم کادروازہ ہیں۔ جس طرح دل کی صفت ہے کہ وہ معلومات کو اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے۔ اسی طرح کانوں کو بھی اس صفت سے متصف کیا گیا ہے۔

عربی میں کہا جاتا ہے قلبٌ وَاعِ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ یادرکھنے والا دل اور یادرکھنے والا کان۔

کیونکہ کان کا براہ راست تعلق دل کے ساتھ ہے اور علم کان کے ذریعے دل تک پہنچتا ہے اور یہ اس کا نمائندہ ہے جو اس تک اس کو پہنچاتا ہے اور زبان پھر دل کی نمائندگی کرتی ہے یعنی منہ سے انسان وہ بولتا ہے جو ہمارے دل کے اندر ہوتا ہے۔ اگر آپ کا ان سے اچھی باتیں اندر لے جاتے ہیں تو زبان سے اچھی باتیں باہر نکالتے ہیں، input اور output جو ڈالیں گے وہی نکلے گا، تو اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ انسان اپنی کمپنی کو اچھا رکھے۔

ایسے لوگوں کے بیچ میں نہ بیٹھے یا کم سے کم بیٹھے جو غیبت، چغلی اور دوسروں کی برائیاں کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس سے آپ کے دل بھی ان کے بارے میں برے ہوں گے اور دل میں پھر برے خیالات جائیں گے اور پھر جہاں آپ کو موقع ملے گا وہاں آپ کی پچھلی معلومات آپ کے منہ سے پھر غیبت بن کر نکلیں گی۔

❖ آیت17

حاملین عرش کی تعداد یہاں پر آٹھ بتائی گئی ہے، بہت قوی ہیں۔ یعنی فرشتوں میں سے بھی بہت huge اور giant فرشتے ہیں لیکن ان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو اچھی اور نرم آواز کے ساتھ جواب دیتے ہیں، یعنی جب آپس میں بات کرتے ہیں تو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!! یہ ہوتا ہے اخلاق- آپ کو اللہ سبحانہ وتعالی جتنی بھی بلندی دے، جتنا بھی بڑا کام لے لے، عرش اٹھانا کوئی معمولی کام ہے؟

ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے- تو اللہ نے ان کو اتنی اہم، اتنی بہترین، اتنی خوبصورت ڈیوٹی پر جمار کھا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اتنے humble ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تیری عبادت کا حق ادا نہ ہوا۔

چار فرشتے کہتے ہیں---سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ علیٰ حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ

اور چار دوسرے فرشتے کہتے ہیں---سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ علیٰ عَفْوِکَ بعد قُدْرَتِکَ- پاک ہے تو اور اس بات پر تیری حمد کہ تو اپنے قادر ہونے کے باوجود درگزر سے کام لیتا ہے۔

اور یہ فرشتے مومنوں کے لئے دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں- زمین والوں کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

عرش کا بھی ثبوت ملتا ہے اس آیت سے۔

قیامت کے دن عرش کے نیچے ہی فیصلے ہوں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے نیچے سجدہ کریں گے اور آپ سے کہا جائے گا کہ آپ اپنا سر اٹھائیں- شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی- مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔

قیامت کے دن موسی علیہ السلام عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔

قیامت کے دن عرش کا سایہ پانے والے اعمال کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اس دن اللہ کے سایے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا- اور سات لوگ جن کا ذکر بار بار کیا جا چکا ہے وہ آپ دہرا لیجئے۔

لیکن ایک اہم بات مزید یاد رکھیے

کہ کسی تنگ دست کو مہلت دینا یعنی جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دیتا ہے یا معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایے میں ہو گا- اس کا بدلہ اللہ تعالی اس کو اتنے بہترین طریقے سے دیں گے کیونکہ بعض اوقات کوئی قرض لیتا ہے اور ہمیں پتہ بھی ہوتا ہے کہ وہ ضرورت مند ہے، وہ نہیں ادا کر پائے گا لیکن ہم اس کو چھوڑتے نہیں ہیں، معاف نہیں کرتے ہیں، ہاں یہ الگ بات ہے کہ کوئی جان بوجھ کر آپ کو نہ دے تو یہ الگ بات ہے۔ یہاں تنگ دست کی بات ہوئی ہے۔

❖ آیت 18

دنیا کے تمام secrets کھل جائیں گے۔ کچھ بھی چھپا نہیں سکو گے۔ تو جو کام انسان چھپ کر دنیا میں کرتا ہے دوسروں سے، بچ بچ کر چوری چوری، وہ سب سامنے آجائے گا۔

❖ آیت 19

یعنی کچھ لوگ ہوں گے جو چھپا کر غلط کام کر رہے ہیں۔ ان کا بھی سامنے آجائے گا اور جنہوں نے نیک کام کیے ہوں گے وہ تو خود نکال کر دکھا دیں گے کیونکہ انہوں نے اکیلے میں تنہائی میں سب کے سامنے اچھا ہی کیا تھا، تو ان کو اپنا نامہ اعمال دکھانے میں کوئی شرمندگی نہیں ہو گی بلکہ وہ خوش ہو رہے ہوں گے۔ خوشی کا ایک gesture ہو گا۔ هَآؤُمُ ٱقۡرَءُواْ كِتَٰبِيَهۡ

تو ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا آج ہم اپنے نامہ اعمال کے بارے میں کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ لو پڑھو میری کتاب؟

صرف ایک دن کے سارے کام لکھ کر کسی کے سامنے رکھیں، کیا کوالٹی ہے ان کی اور کن کاموں میں ہم لگے ہوئے ہیں اور ہماری باتیں کیا ہیں؟ خاص طور پر وہ باتیں جو ہم اپنے گھر والوں سے کرتے ہیں، جو ہمارے دل کے خیالات ہوتے ہیں کیا ہم ان کو دوسروں کے سامنے رکھ سکتے ہیں؟

تو زندگی ایسے ہی گزارنی چاہیے۔

اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہمارے ظاہر اور باطن میں کوئی فرق نہ رہے اور ہم تنہائی میں بھی اچھے ہوں اور سب کے سامنے بھی اچھے ہوں۔

❖ آیت 20

مجھے یقین تھا کہ یہ نامہ اعمال سامنے آنے والا ہے۔

تو عقلمند انسان وہ ہے جو یوم الحساب سے بھی بے خوف نہیں ہوتا۔ اعمال ناموں کے ملنے سے بے خوف نہیں ہوتا۔ اور جیسے جیسے انسان کے اندر ایمان بڑھتا ہے، اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے، اسے اپنے نفس کی کوتاہیاں بہت محسوس ہونے لگتی ہیں، اس کو اپنی غلطیاں بہت نظر آنے لگتی ہیں۔

تو عقلمند کے لیے اتنا بھی خوف کافی ہے جو اس کو عمل پر آمادہ کر دے، اپنی اصلاح پر آمادہ کر دے۔

❖ **آیت24** تو اپنے ہی اعمال ہوں گے جو وہاں پر نعمتوں کی شکل میں سامنے آئیں گے۔

❖ **آیت28** میں ساری زندگی مال کے پیچھے بھاگتا رہا اور آج میرا مال میرے کچھ کام نہیں آیا۔

❖ **آیت30** یعنی دنیا کا وہ سارا جاہ اور منصب اور چیزیں اور عہدے اور نام اور بڑی بڑی شخصیتیں وہاں کسی کام نہیں آئیں گی۔

❖ **آیت32** جہنم کی آگ اور پھر اوپر سے زنجیروں میں بندھا ہوا انسان!! کہ ہل بھی نہ سکے۔

کبھی آپ کو ہاسپٹل میں تھوڑا ٹائم گزارنے کا موقع ملا ہو یا بچوں کی ڈلیوری کے بعد جب کہتے ہیں کہ زیادہ ادھر ادھر نہیں گھومنا، تو چند گھنٹے بھی ایک پوزیشن پر لیٹنا پڑے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے باندھ دیا ہے، جکڑ دیا ہے۔ انسان کہتا ہے کہ جلد مجھ سے یہ پابندی ختم ہو اور میں اپنے سائیڈ بدلوں تو کہاں وہ جہنمی زنجیروں سے بندھے ہوئے ہوں گے اور وہ بھی آگ کے اندر۔

اللہ تعالی ہم سب کو محفوظ رکھے۔

قصور کیا تھا؟ اب غلطیاں دیکھیے۔

❖ **آیت33** ایک تو کافر کی سزا ہو گی جو مانتا ہی نہیں تھا۔

❖ **آیت34**

تو ایمان اور کھانا کھلانے کے درمیان ایک تعلق ہے۔

✧ ابو درداء اپنی بیوی کو مساکین کی وجہ سے زیادہ شوربہ بنانے کی ترغیب دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم نے ایمان لا کر آدھی زنجیر اتار پھینکی ہے، کیا ہم باقی کی آدھی بھی نہ اتار پھینکیں؟ یعنی ضرورت مندوں کو کھانا کھلا کر۔

وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔

✷ ام بجید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آ کھڑا ہو جاتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ میرے گھر میں میرے پاس کچھ بھی نہیں جو میں اسے دے سکوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ ضرور رکھ دو، اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

یعنی جو تم نے اتار کر کاٹ کر رکھ دیا کہ یہ کھانے کا نہیں ہے، وہی رکھ دو کیونکہ بعض اوقات آپ نے دیکھا ہو گا کہ غریب مسکین کچرے کے ڈھیروں میں سے بچے کھانے میں سے کھا رہے ہوتے ہیں اٹھا کر - بھوک ان کو مجبور کر دیتی ہے اور وہ مردار تک کھانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ ہے یعنی جیسے greenery سے انسان کا دل خوش ہوتا ہے، مال و دولت پا کر بھی انسان خوش ہوتا ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جس سے وہ مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے۔

مسکین پر دروازہ بند کرنے پر اللہ کی رحمت کا دروازہ بند ہوتا ہے۔

✷ ابو شماک خزوی اپنے چچا کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں جو اصحاب رسول میں سے تھے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کے امور کا ذمہ دار بنے پھر وہ اپنا دروازہ مسکینوں مظلوموں اور ضرورتمندوں کے سامنے بند کر دے، تو اللہ تبارک وتعالی بھی اپنی رحمت کے دروازے اس کی ضرورت اور اس کے فقر کے سامنے بند کر دے گا۔ خاص طور پر مجبوری کی حالت میں جب وہ سب سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو گا۔

تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے لیے رحمت کے دروازے کھلے رہیں تو ہمیں اپنے دل کے دروازے خیر کے کاموں کے لیے کھول دینے چاہیں۔

❖ آیت 35

کیونکہ خود غرض لوگوں کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ وہ صرف اپنے مزے میں جیتے ہیں۔ صرف اپنا فائدہ سوچتے ہیں، وہ دوسروں کے لیے کچھ نہیں کرتے، لہٰذا ان کو بھی کوئی کام نہیں آئے گا۔

اور اس کا ایک قصور کیا تھا؟ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلۡخَآئِضِينَ

کہ ہم بحثیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بحثیں کیا کرتے تھے۔

❖ آیت 39

کتنی چیزیں زمین پر ایسی ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔ زمین کی تہوں میں ہیں، پہاڑوں کے اندر خزانے ہیں، سمندر کی تہہ میں خزانے ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے لیکن اللہ ان کو دیکھتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اس نے کیا کچھ پیدا کیا ہے اور آسمانوں کی کوئی چیز ستاروں کے آگے ہمیں نظر نہیں آتی۔

اتنی بڑی بڑی چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ إِنَّهُۥ لَقَوۡلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

❖ آیت 52 سبحان ربی العظیم

سورة المعارج

❖ آیت 3

بلند ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالی کے کچھ اور نام بھی ہیں جیسے الاعلی، العَلِیّ، المُتَعَال، ذُوالمَعارِج۔

اللہ تعالی ہر اعتبار سے بلند ہے، ذات کے اعتبار سے بلند ہے، عرش پر بلند ہے، صفات کے اعتبار سے بلند ہے، قہر اور غلبے کے اعتبار سے بلند ہے، وہ اپنی تمام مخلوق سے بلند اور اونچا ہے۔ تو اللہ تعالی کے بلند ہونے کو تسلیم کرنا ایمان کی علامت ہے۔

❖ آیت 4

اگر انسان چڑھنا چاہے تو پچاس ہزار سال لگیں گے لیکن جبریل امین اور فرشتے ایک دن میں ہی آجا لیتے ہیں۔

❖ آیت 5

یعنی اگر یہ عذاب جلدی مانگتے ہیں اور آ نہیں رہا تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ہو کیوں نہیں گیا۔ اگر اللہ تعالی ہے کہیں تو پھر تو یہ کام ہو ہی جانا چاہیے تھا- مظلوم کی مدد ہو جانی چاہیے تھی، بچوں پر جو ظلم ہو تا ہے ان کی مدد ہو جانی چاہیے تھی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں جو فیصلے ہیں وہ اس طرح نہیں جیسے ہم سوچتے ہیں یا ہم کرتے ہیں، اس کے ہر کام کا ایک مقصد ہے۔ اس کے پیچھے ایک غرض ہے اور اس کا ایک وقت ہے۔ اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کرر کھا ہے کہ کونسا کام کب ہو گا؟ وہ ہماری سوچ کے مطابق نہیں ہے۔

اور یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جارہا ہے کہ آپ صبر جمیل سے کام لیجئے۔ یعنی اگر یہ عذاب جلدی مانگتے ہیں تو آپ جلدی نہ کیجئے، آپ انتظار کیجئے۔

❖ آیت 7

وہ عذاب کب آئے گا یعنی قیامت قریب ہی ہے اقتربت الساعۃ۔

❖ آیت 8

اس دن انسان کو دنیا کی لمبی زندگی ہزاروں سال کی زندگی دن یا دن کا کچھ حصہ لگے گی-

❖ آیت 12

اپنی اولاد کو قربان کر دے گا کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے۔

بیٹے سب سے پیارے ہوتے ہیں اس لیے سب سے پہلے بیٹوں کا نام لیا گیا، پھر بیوی، پھر بہن بھائی، پھر کنبہ قبیلہ، extended family جو اسے پناہ دیتے تھے، وہ چاہے گا ان سب کو جھونک دے اور خود جہنم سے بچ جائے۔

❖ آیت 14

یعنی محبوب ترین چیزوں کو بھی اور irrelevant چیزوں کو بھی ہر چیز کو بطور فدیہ دینے کے لئے انسان تیار ہو گا لیکن اللہ سبحانہ وتعالی اس سے کچھ بھی قبول نہ کرے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے تو بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا۔

کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور عبادت اسی کی جائے لیکن ہم اسی کو مشکل سمجھتے ہیں۔

❖ آیت 20

جَزُوعا، جزع فزع کرتا ہے۔ یہ جزع فزع کرنا کیا ہے کہ بری بات منہ سے نکالنا اور اللہ سے بدگمانی کرنا، اللہ کے بارے میں برا گمان کرنا اور بری باتیں منہ سے نکالنا شروع کر دینا۔

❖ آیت23

یعنی نماز کے دوام والے بخل نہیں کرتے، نیکیاں بانٹتے رہتے ہیں،وہ خیر بانٹتے رہتے ہیں جیسے سلام کرنا، مسکرانا، دوسرے کا حال پوچھنا، دوسرے کی خیر خواہی کرنا، اسے اچھی نصیحت کرنا-تو نمازیوں کے اندر بری باتیں کرنے کی بجائے خیر کی باتیں کرنے کا رجحان ہوتا ہے۔

وہ دنیا کے مصائب سے گھبراتے نہیں ہیں،اس لیے وہ مال سے بھی بخل نہیں کرتے ہیں،وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا کیا بنے گا انہیں ہوتا ہے کہ اللہ ہے وہ ہمیں اور دیگا،ابھی تو دوسرے ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔

اور یہاں پر جو نمازیوں کی بات کی گئی ہے تو نماز کس طرح انسان کو گھبراہٹ سے دور کرتی ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی مشکل آتی تھی تو وہ فوراًاس کی طرف دوڑتے تھے-تو گھبراہٹ اور نماز اور پریشانی اور نماز کا بڑا گہرا تعلق ہے۔آپ یہ تجربہ کر کے دیکھیے کہ جس وقت کوئی چیز مشکل لگ رہی ہو، جس وقت کوئی چیز پریشان کرے تو نماز کی طرف رجوع کریں اور نماز بُرے اخلاق سے روکتی ہے۔بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا سب سے بڑا ذکر ہے۔

❖ آیت25

✷رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:افضل اعمال یہ ہیں کہ تو اپنے مومن بھائی کو خوش کر دے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کو کوئی روٹی کھلا دے۔

کوئی بھی خیر کا کام کرنا چھوٹا نہ سمجھو یعنی انسان صرف مانگنے والے کو ہی نہ دے،جو نہیں مانگتا اور اس کو ضرورت نہیں ہے یعنی کون نہیں مانگتے؟

جن کے اندر ایک خودداری ہوتی ہے اور بعض اوقات وہ نہیں مانگتے جن کے پاس اپنا بہت کچھ ہوتا ہے۔لیکن جو خیر کرنے والا ہوتا ہے وہ صرف اس کو نہیں دیتا جو مانگ رہا ہوتا ہے بلکہ اس کو بھی دیتا ہے جو نہ مانگے۔یہ والا اخلاق ہوتا ہے۔

❖ آیت34

دوام سے آغاز کیا گیا اور محافظت سے اختتام کیا گیا، تکرار کے ساتھ نماز کا ذکر کیا گیا یعنی حفاظت میں وہ ساری چیزیں آجاتی ہیں کہ ان کا خیال رکھا جائے کہ جن کے بغیر نماز ہوتی نہیں۔جیسے نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں کہ نماز کا وقت اگر ہوا ہی نہیں تو نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں، پھر اسی طرح نماز کے فرائض اور واجبات کا خیال رکھتے ہیں، نماز کے وقت سوئے نہیں رہتے۔

❖ آیت44

ہمیں بھی قیامت کے دن کی رسوائی سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے-

ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ- کہ اے اللہ!مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن حساب کے لیے سب جمع کیے جائیں گے یعنی ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دینا۔

تو آخر کی آخرت کی عافیت بھی دعا کرنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِیْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

سورۃ نوح

❖ **آیت 3**

ہر نبی نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کے لیے دعوت دی۔ جن اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد بھی اللہ کی عبادت ہے اور مرنے کے بعد جب انسان قبر میں جائے گا تو فرشتہ آکر پوچھے گا--مَا كُنْتَ تَعْبُدُ---تم کس کی عبادت کرتے تھے؟

اور عبادت ہی جنت میں داخلے کا باعث ہے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمان کی عبادت کرو، سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

❖ **آیت 5** کوئی لمحہ نہیں چھوڑا۔

❖ **آیت 7** آج بھی ایسے لوگوں سے آپ کا واسطہ پڑتا ہو گا کہ جن کو ہر طریقے سے آپ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ کسی طرح سے ہاتھ نہیں آتے۔

❖ **آیت 9** یعنی رسالت کے پیغام کو پہنچانے کے لیے انتہا درجے کی کوششیں کیں۔

❖ **آیت 12**

یہ استغفار کے فائدے ہیں جو قرآن سے پتہ چلتے ہیں کہ دنیا کی نعمتیں استغفار سے حاصل ہوتی ہیں۔ استغفار کرنے سے اللہ کی رحمت ملتی ہے اور دنیا کا بھی بہترین سامان ملتا ہے۔ اللہ کے عذاب سے رکاوٹ ہوتی ہے یعنی کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ ٹل جاتی ہے۔

❖ **آیت 13** یعنی تمہیں اللہ کا خوف نہیں، اللہ سے حیاء نہیں کرتے۔

❖ **آیت 17** یعنی زمین کی خوراک پر ہی تم پل کر ماں کے پیٹ میں بڑے ہوتے ہو اور دنیا میں بھی پھر پھلتے پھولتے ہو۔

❖ **آیت 18**

سبحان اللہ! دو opposite خصوصیات۔ زمین سے نکلی ہوئی چیز سے ہی انسان بڑھتا ہے، پھلتا پھولتا ہے اور پھر جب اس کا جسم بڑھ جاتا ہے اور وہ مر جاتا ہے تو دوبارہ زمین پر واپس اپنے اندر اس کو dissolve کر لیتی ہے، اب اس کو بڑا نہیں کرتی اب اس کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ سب کچھ کس کے حکم سے ہو رہا ہے؟

اللہ ہی کے حکم سے۔

❖ **آیت 21** یعنی بگڑے ہوئے لوگوں کی پیروی کی اور ایک کے بعد ایک جنریشن بگڑتی چلی گئی۔

❖ آیت 23

یا ان کے بتوں کے نام تھے اور اصل میں یہ بڑے بزرگ تھے۔ بڑی بڑی شخصیات تھیں جن کے مرنے کے بعد انہوں نے ان کی تصویریں اور بت بنا لیے اور پھر یہ کہہ کر کہ یہ ہمیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں، اور پھر کچھ عرصے کے بعد جب وہ جنریشن ختم ہوئی تو اگلی جنریشن نے ڈائریکٹ ان ہی کی پوجا شروع کر دی، اور یہاں سے بت پرستی کا آغاز ہوا۔

❖ آیت 25

أُغْرِقُواْ فَأُدْخِلُواْ یہ دونوں مجہول کے صیغے ہیں-تو یہ کون سی آگ ہے؟

سمندر میں یا پانی میں تو آگ نہیں ہوتی۔

آل فرعون کو سمندر میں ڈبویا گیا اور ان کے لیے بھی آگ کی بات کی گئی اور قوم نوح کو پانی میں ڈبو دیا گیا اور یہاں بھی آگ کی بات کی گئی، تو جو عالمِ برزخ ہے وہ دنیا کی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ اور برزخ کی زندگی میں نعمتیں بھی ہیں اور آگ بھی ہے عذاب بھی ہے۔

❖ آیت 28

تو یہاں سے دعا کرنے کا طریقہ بھی پتہ چل رہا ہے اور وہ کیا کہ انسان پہلے اپنے لیے دعا کرے، پھر جو قریب ترین ہے جن کا احسان سب سے زیادہ ہے ہم پر۔ والدین ان کے لیے اور پھر اس کے بعد جو بھی مومن ہیں ان سب کے لیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لیے کرتے تھے۔

سورۃ الجن

❖ آیت 1

وحی کے ذریعے بتایا گیا آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔

❖ آیت 2

سبحان اللہ!! جنوں کو ایک sitting میں پتہ چل گیا کہ قرآن ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔

یہ بھی پتہ چل گیا کہ قرآن شرک سے روکتا ہے۔ تو جن ایمان لے آئے لیکن اہل مکہ تم نقصان میں پڑ گئے، تم نے کفر کیا اور خسارا اٹھایا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان اور زمین کے درمیان جتنی چیزیں ہیں وہ سب جانتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے وہ نہیں مانتے۔

❖ آیت 6

اور آج تک لوگ جنوں کی پناہ لیتے رہتے ہیں۔حالانکہ جنوں سے بچنے کے لیے اگر کسی بھی جگہ پر انسان رکے، جنگل میں یا بیابان میں تو یہ کلمہ پڑھ لے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ الله التَّامّاتِ مِن شَرّ مَا خَلَقَ تو کوئی چیز وہاں سے نکلنے تک اسے نقصان نہیں دیتی،اسی طرح اللہ کے اسمائے حسنیٰ کی پناہ لینا۔

✧ جس سے کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں چند کلمات نہ پڑھتا تو یہ یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟

تو کعب نے کہا۔

أعوذ بوجه الله العظيم الذي ليس شيء أعظم منه وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر وبأسماء الله الحسنى ما علمت منها وما لم أعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ ۔

❖ آیت 11

یہ جنات کی کچھ تفصیلات ہمیں یہاں سے پتہ چلتی ہیں کہ وہ بھی مختلف طریقوں پر چل رہے ہیں۔

❖ آیت 16

سیدھی راہ پر چلنے کا فائدہ کہ اللہ کی طرف سے نعمتیں آتی ہیں، رحمتیں آتی ہیں، پانی کی کمی نہیں ہوتی اور سیدھا راستہ کونسا راستہ ہے؟

اسلام کا راستہ، اللہ کی اطاعت کا راستہ، صراط مستقیم۔

اور یہود و نصاریٰ کو کہا گیا قرآن میں کہ اگر وہ واقعی تورات اور انجیل کی پابندی کرتے اور ان کی طرف جو ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا تو یقیناً وہ اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔

یعنی جب انسان اللہ کے احکامات پر عمل کرتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے تو رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔

لیکن یہ یاد رکھیں۔

کہ جتنا زیادہ رزق ہوتا ہے اتنا زیادہ امتحان بھی ہوتا ہے۔

مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ قیامت کے دن یہ دو اہم سوال ہوں گے۔

❖ آیت 18

یعنی وہاں پر صرف اللہ کا ذکر ہونا چاہیے۔دوسرے کاموں کی وہاں ممانعت ہے۔جیسے تجارت کرنے کی، گزرگاہ بنانے کی، کھیل کود کی جگہ بنانے کی، مسجد میں خاص طور پر دنیاداری کی ممانعت کی گئی ہے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ہونگے جو مسجدوں میں حلقوں کی صورت میں بیٹھیں گے، ان کی سب سے بڑی فکر دنیا ہوگی، پس تم ان کے پاس نہ بیٹھنا کیوں کہ اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان بھی نہیں کرنا چاہیے۔

❖ آیت 27

یعنی پورے کا پورا غیب اللہ تعالی نے کسی کو بھی نہیں بتایا ہے۔ جتنا جس نبی کو چاہا آگاہ کیا۔

سورة المزمل

❖ آیت 4

یعنی قیام اللیل میں بھی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، بہت تیز نہیں پڑھنا چاہیے۔

یہاں ترتیل کی بات کی گئی ہے اور ترتیل سے مراد ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر لمبا کر کے، حرکات کو نمایاں کر کے، حروف کو واضح کر کے پڑھنا ہے۔

جب ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ غور و فکر میں معاون اور مددگار ہوتا ہے اور تیز پڑھنے والا نہ خود سمجھتا ہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے اور نہ دوسرے کو سمجھ آتی ہے کہ کیا پڑھا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرآت میں ایک ایک حرف کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے تھے۔ جب رحمت والی آیت سے گزرتے تو رُک کر رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب والی آیت سے گزرتے تو عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

پھر اسی طرح قرآن کو خوبصورت آواز سے بھی پڑھنا چاہیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زَیِّنُوا القرآنَ بأصواتکم- اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو زینت بخشو۔

اور اسی طرح ایک دن یا رات میں ختم نہیں کرنا چاہیے یعنی اتنی تیزی سے نہیں پڑھنا چاہیے۔

✧ مسلم بن مخراک کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ اے ام المؤمنین! کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک ہی رات میں دو یا تین بار قرآن پڑھ لیتے ہیں یعنی شبینہ وغیرہ جو لوگ کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان لوگوں کا پڑھنا اور نہ پڑھنا برابر ہے۔

یعنی انہوں نے کیا پڑھا جس میں سے نہ کچھ سمجھا اور نہ ہی اس کا حق ادا کیا۔ اس کی قرآت کا بھی حق ادا نہیں کیا-

❖ آیت 5

بھاری کلام یعنی وحی الہی۔ جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر بہت سخت کیفیت ہوتی تھی اور آپ کے اوپر گویا ایک بوجھ پڑ جاتا تھا۔ آپ کے چہرے پر پسینے کے قطرے ٹپکنے لگتے تھے۔

❖ آیت 6

یعنی دن کے مقابلے میں بھی رات کو پڑھنا اور نماز میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ وہ خاموشی کا وقت ہوتا ہے، توجہ جمع ہوتی ہے، سمجھنے کا وقت ہوتا ہے۔ دن کو کوئی آرہا ہے کوئی جارہا ہے، کوئی شور ہے، کہیں کام کا وقت ہے، کوئی جلدی جلدی کرتا ہے کہ کام پر جانا ہے، تو اس میں وہ تاثیر نہیں آتی جس طرح رات کے قیام میں قرآن کو سننے کی۔

اور اب قیام کی راتیں بھی آرہی ہیں، ابھی تراویح بھی قیام اللیل ہی ہے- لیکن رات کے پچھلے پہر میں خاص طور پر اور زیادہ سکون ہو جاتا ہے۔

✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رات کا قیام مت چھوڑو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہیں چھوڑتے تھے- اگر بیمار ہوتے یا کسلمندی کی کیفیت ہوتی تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔یعنی اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھی جاسکتی تو بھی نماز نہیں چھوڑ دو، بیٹھ کر پڑھ لو لیکن پڑھو صحیح۔

✧ صحابہ کرام اہتمام کے ساتھ رات کی نماز پڑھا کرتے تھے، ان کے نزدیک رات کے قیام کی بہت اہمیت تھی۔

✧ فضیل بن عیاض نے کہا کہ جب تم قیام اللیل اور دن کے روزے پر قادر نہ ہو تو جان لو کہ محروم کر دیئے گئے ہو، جکڑ دیے گئے ہو، تمہارے گناہوں نے تمہیں جکڑ دیا ہے اس لیے تم نہیں پڑھ سکتے۔

✧ ایک آدمی نے حسن بصری سے کہا کہ اے ابو سعید! میں رات عافیت کی حالت میں گزارتا ہوں، وضو کرنا بھی پسند کرتا ہوں تو کیا وجہ ہے کہ میں تہجد کے لیے اٹھ نہیں سکتا؟

تو انہوں نے کہا کہ تمہارے گناہوں نے تمہیں جکڑ لیا ہے۔

اور رات کے قیام کے لیے دن کو قیلولہ لازم ہے۔

✧ سفیان ثوری نے کہا: کہ کم کھانے کو لازم کر لو، تم رات کے قیام کے مالک بن جاؤ گے۔

❖ **آیت 8** Full concentration کے ساتھ۔

❖ **آیت 15** فرعون کی طرف موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

❖ **آیت 19** یہ قرآن انسان کو رب سے جوڑتا ہے اور رب کی طرف لے جاتا ہے۔اب جس کا جی چاہے اس سے مضبوط تعلق قائم کر لے۔

❖ **آیت 20** کبھی راتیں لمبی ہو جاتی ہیں کبھی چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

اور تم رات کا صحیح شمار نہیں کر سکو گے، کیوں؟ اس لیے کہ اس وقت گھڑیاں نہیں تھیں۔

تو جتنا انسان کے لیے ممکن ہو آخری رات میں اٹھے اور قیام کرے اور اگر سمجھے کہ نہیں اٹھ سکتا تو عشاء کی نماز کے بعد کچھ نوافل پڑھ کر سو جائے تا کہ اس کا قیام اللیل ہو جائے۔

سورۃ المدثر

❖ آیت 3

اللہ اکبر! اللہ اکبر کہنا زمین اور آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے، اللہ تعالی کے جو محبوب کلمات ہیں -- سبحان اللہ وبحمدہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر — ان میں اللہ اکبر بھی آتا ہے، اور جب اللہ اکبر کبیرا کہا جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

✷ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا
اَللّٰهُ اَكْبَرْ كَبِيرًا وَّ الحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّ سُبْحَانَ اللهِ بَكْرَ ةً وَّ اصِيلاً

تو آپ نے فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے؟ تو جماعت میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں ہوں اللہ کے رسول۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ یعنی جب انسان محبت کے ساتھ اللہ کی تعریف تسبیح اور تکبیر بیان کرتا ہے تو اس کی قدر کی جاتی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو پھر کبھی نہیں چھوڑا جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یعنی میں نے ان کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا ہے اور خاص طور پر نماز کے آغاز میں ہاتھ باندھ کر ہم سبحانک اللھم وبحمدک پڑھتے ہیں تو اس جگہ بھی ان کو پڑھا جا سکتا ہے۔ نماز کے بعد کے اذکار کتاب نے آپ کو یہ ساری تفصیل مل جائے گی۔ الگ الگ پیپرز بھی ہیں۔

❖ آیت 4

صاف لباس عبادت کا مزہ دوبالا کر دیتا ہے اور کپڑوں میں بو اور گندے کپڑے انسان کے اندر سستی پیدا کرتے ہیں اور لباس انسان کی ظاہری شخصیت کی علامت ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پاکدامنی اور عفت اختیار کیجئے۔

❖ آیت 7

یعنی یہ پیغام آپ پہنچانے لگے ہیں تو مشکلات آئیں گی لیکن آپ صبر کرتے جائیے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کا کوئی بھی کام صبر کے بغیر نہیں ہو سکتا، اللہ تعالی امتحان لیتا ہے، آزماتا ہے، ٹیسٹ کرتا ہے کہ کون اس رستے پر قائم رہتا ہے۔

❖ **آیت 16** کیونکہ اسے قرآن سے دشمنی ہے۔

❖ **آیت 24** یہ انسان ہی کا قول ہے یعنی قرآن کے بارے میں اتنی لمبی چوڑی باتوں کے بعد یہ تبصرہ کیا۔

❖ **آیت 35** یعنی جس طرح یہ بڑی بڑی نشانیاں ہیں، دن اور رات، چاند اور سورج وغیرہ۔ اسی طرح جہنم بھی بہت بڑی بلا ہے۔

❖ **آیت 43** اللہ رحم کرے سب پر اور سب کو نمازی بنادے۔

❖ آیت 44

تو یاد رکھیے

جو نماز کو ضائع کر دے اور نیکی کے کام کو ضائع کر دیے پھر اس کے لیے جہنم ہی کافی ہے۔ نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، خواہ تم کسی کو ایک رسی ہی دو یا جوتی کا تسمہ ہی دو، کیونکہ بعض اوقات وہی اس کی شدید ضرورت ہو سکتی ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ دو۔

✷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ چاہے جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دو۔ یہ سب چیزیں بہت معمولی ہیں لیکن انسان کی نجات کے لیے ہو سکتا ہے ان ہی میں سے کچھ کافی ہو جائے۔

✧ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے- ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی ان کے گھر میں موجود ہوتا ہے وہ ہمیں کھلاتے- بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف شہد یا گھی کی کُپی نکال کر لاتے جس میں کچھ نہیں ہوتا تھا اور ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ اس میں ہوتا تھا وہ چاٹ لیتے تھے (کہ چلو کچھ تو آسرا ہو جائے۔)

پھر اپنا پانی کسی کو دینا بھی ایک صدقہ ہے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا بھی صدقہ ہے۔

یہ ساری چیزیں آگ سے بچانے والی ہیں۔

❖ آیت 45

یہاں غیر مناسب گفتگو کرنے پر تنبیہ ہے، یعنی چاہے یہ دین کے بارے میں ہو یا دنیا کے بارے میں لغو بات ہو۔ تو ان میں سے بھی بعض باتیں ایسی ہو جاتی ہیں جو انسان کو جہنم تک لے جاتی ہیں۔ اس سے بہت محتاط رہنا چاہیے، فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔

❖ آیت 51

کبھی آپ نے کسی مووی میں دیکھا ہو گا کہ builder beast ہوتے ہیں شیر جدھر سے آتا ہے تو ایسے اندھا دھند بھاگ رہے ہوتے ہیں- تو ان کی مثال دے کر کہا گیا ہے کہ جیسے وہ گدھے بھاگتے ہیں تو ایسے ہی یہ نا سمجھ لوگ قرآن سے اور اللہ کی بات سے بھاگتے ہیں۔

❖ آیت 56

تو ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ جو اللہ سے جتنا ڈرتا ہے اتنا ہی معزز ہوتا ہے اور یہ کامیابی پانے کا ذریعہ بھی ہے۔

اور اللہ کے خوف سے بہنے والے آنسوؤں کی بڑی فضیلت ہے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے، ایک وہ قطرہ ہے جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ ہے جو اللہ کی راہ میں بہے۔

ہم دنیا کے لیے تو بہت روتے ہیں لیکن اللہ کے ڈر سے بہت کم روتے ہیں۔ تو اپنے رونے کو convert کر لیں، اور بس اللہ کے ڈر سے روئیں کہ جو میں نے کوئی غلط کام کیا ہے اس پر اللہ تعالی معاف کر دے، دنیا کی چیزوں کے لیے نہ روئیں، یہ تو بہت عارضی اور فانی ہیں۔

سورۃ القیٰمۃ

❖ آیت 2

قسم کیوں کھاتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کہ اس چیز کو دلیل بناتے ہیں، گواہ لاتے ہیں کہ انسان کے اندر جو نفس ہے ملامت کرنے والا وہ بھی چاہتا ہے کہ کوئی بدلے کا دن ہو اور قیامت تو ہے ہی بدلے کا دن۔

❖ آیت12

تو بہتر ہے کہ انسان دنیا میں ہی اپنے رب کی طرف بار بار پلٹے۔

❖ آیت15

یعنی انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو بھی دیکھ لے گا اور جو اس کے بعد اس کے آثار رہے، صدقہ جاریہ کے جو کام تھے وہ بھی دیکھ لے گا، کیونکہ دنیا میں انسان ایک درخت لگا کر فوت ہو گیا، اس نے تو پھل نہیں دیکھے کہ کس نے وہ کھائے اور کس کو فائدہ پہنچا لیکن وہ سب اس کے نامہ اعمال میں درج ہوں گے اور وہ قیامت کے دن ان کو دیکھ لے گا۔

اسی طرح برا کرنے والے برا کر کے چلے گئے اور ان کی مثال کو دوسروں نے follow کیا اور غلط کام کیے تو وہ بھی ان کو کل دیکھ لے گا۔ اسی طرح جو بھی priority تھی، priority والے کام تھے وہ بھی دیکھ لے گا۔ جن چیزوں کو ignore کرتا رہا کہ کل کر لیں گے بعد میں کریں گے ان کو بھی وہاں دیکھ لے گا کہ کس چیز کو پس پشت ڈال دیا۔

❖ آیت16

مطلب یہ ہے کہ حصول علم میں صبر سے کام لیجئے۔ علم کو ٹھہر ٹھہر کر خوب تحقیق کرنے کے بعد حاصل کیا جائے۔

❖ آیت19

تو قرآن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل کیا گیا تھا کہ اسکا معنی بھی آپ کو سمجھا دیا گیا تھا. اسی لیے آپ دیکھیں کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کرنے کے بعد پھر سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے کی جاتی ہے کہ وہاں اس آیت کا آپ نے خود کیا مطلب بتایا ہے۔

❖ آیت20

یعنی بعض اوقات انسان قرآن جلدی جلدی کیوں پڑھتا ہے، نیکی یا دین کا کام، نماز جلدی جلدی کیوں پڑھتا ہے؟

تو یہاں پر اسی چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تم جلدی حاصل ہونے والی چیز دنیا کو چاہتے ہو، یعنی اس کا تعلق نبی صلی اللہ وسلم سے نہیں کہ وہ اس لیے جلدی پڑھ رہے تھے۔ آپ جو کچھ کرتے تھے اور آپ کو جس چیز سے روکا گیا ہے اس میں ہمارے لیے ایک سبق ہوتا ہے۔ آپ تو اس لیے جلدی پڑھتے تھے کہ کہیں بھول نہ جائیں اور پہنچانے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

❖ آیت23

قیامت کے دن ایمان والوں کے لیے اللہ تعالی کا دیدار ہو گا اور اللہ تعالی ان سے بات کریں گے، ان کے سامنے ہنسیں گے جسے دیکھ کر وہ سجدے میں گر پڑیں گے۔ اللہ کو ہر مومن تنہا بھی دیکھ پائے گا اور اللہ کو دیکھنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو گی۔

پھر جنت میں اللہ تعالی کا دیدار ہو گا، تو اللہ کا دیدار پانے کے لیے انسان کو عمل کرنا چاہیے۔

❖ آیت 27

یاد رکھیے

عام بیماریوں میں دم جھاڑ فائدہ دیتا ہے اور یہ جائز بھی ہے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ مجھے نظر بد سے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔ تو اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خود بھی دم کیا جا سکتا ہے اور کسی سے بھی کرایا جا سکتا ہے۔

✷ اور جس کو دم کرنا آتا ہے اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے کیونکہ وہ بہت مجبور اور پریشان انسان ہوتا ہے، اس کی مدد کی جائے۔

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود کو خود بھی دم کیا کرتے تھے۔

رات کو اپنے ہاتھوں پر معوذات پڑھ کر اپنے جسم پر پھیر لیتے تھے۔ جب بیمار پڑے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ اپنے اوپر دم کر لیتے تھے یعنی بیماری میں اور ویسے بھی روزانہ رات کو پڑھتے تھے۔

❖ **آیت 30** واپسی کا دن ہے، موت کی جان کنی کے بعد جان نکلنے کے بعد پھر واپس۔

❖ **آیت 37** یعنی انسان اپنی اصل پر تو غور کریں کہ وہ کہاں سے grow ہوا ہے۔

سورۃ الانسان

❖ آیت 1

یعنی جب سے روح پیدا ہوئی انسان کے جسم تو اب جا کر ملے اور ہوش میں ہم اب آئے تو ایک وقت تھا جب ہمارا کوئی نام نہیں تھا، ہمارا کوئی ذکر نہیں تھا، ہمیں کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی نہیں تھے دنیا میں، تو پھر اللہ تعالی کے ہی سسٹم کے تحت ہم وجود میں آئے۔

❖ آیت 2

یعنی انسان کو دوسری مخلوقات کی طرح نہیں پیدا کیا بلکہ کچھ faculties کے ساتھ پیدا کیا گیا تا کہ جو امتحان انسان سے لیا جا رہا ہے اس کو پورا کرے۔

❖ آیت 4

قیامت کے دن کافر کی ایک داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو گی، کھال کی چوڑائی ستر گز ہو گی، اتنا موٹا ہو جائے گا، ایک ران ورقان کے پہاڑ کے برابر ہو گی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ آپ نے فرمایا کہ میرے اور ربضا کے درمیانی فاصلے جتنی ہو گی جو مدینہ سے 170 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ایک ایک جہنمی کتنا موٹا ہو جائے گا۔ کتنا بڑا ہو جائے گا اور جتنا بڑا ہو جائے گا اتنی سزا زیادہ ہو گی۔

❖ **آیت 5** ابرار کا انجام بتایا جارہا ہے۔

❖ **آیت 6** یہ خوش قسمت لوگ کون ہوں گے۔

❖ **آیت 7**

وہ لوگ ہوں گے جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں جو اللہ کے نام پر مانی جاتی ہیں یا نذر وہ نیکی ہوتی ہے جو اللہ نے ہم پر لازم نہیں کی ہم اس کو اپنے اوپر خود لازم کر لیتے ہیں، یعنی اللہ سے اجر پانے کے لیے جو commitment کیں۔

❖ **آیت 8**

کھانا کھلانا افضل اعمال میں سے ہے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل اعمال مومن کو خوشی دینا ہے، تم اس کے ستر کو ڈھانپ دو یعنی اسے کوئی کپڑا پہنا دو یا اس کی بھوک کو سیر کر دو یا اس کی ضرورت کو پورا کر دو۔ تو یہ سب افضل اعمال ہیں۔

جنت کو واجب کرنے والا عمل ہے۔

✷ ہانی بن یزید رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جو جنت کو واجب کر دے یعنی جنت پکی ہو جائے تو فرمایا کہ حسن کلام یعنی اچھی بات اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ لو۔

✧ حمزہ بن صہیب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب سے کہا کہ تم میں کھانے کے معاملے میں اسراف کی خصلت ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً میں نے

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو کھانا کھلانے والے ہیں۔

یعنی کہ مہمان نوازی بھی کرتے ہیں اور ویسے بھی کھلاتے ہیں یعنی ہر طریقے سے جو کھلانے کا طریقہ ہو سکتا ہے۔

تو یہ اسراف میں نہیں آتا یعنی اس میں مال خرچ کرنا الا یہ کہ ضائع کیا جائے، ضائع نہیں کر سکتے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ ایک کھجور کو اور ایک لقمے کو اس طرح بڑھاتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھوڑے کے بچھیرے کو بڑھاتا ہے یعنی اس کو پالتا ہے اور بڑا کرتا ہے، حتیٰ کہ ایک لقمہ جو آپ کسی کو کھلاتے ہیں وہ اجر و ثواب میں احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے، اتنا بڑا اجر و ثواب ہے اور اس کے لیے غریب اور مسکین اور یتیم کو تو کھلانا ہی ہے آپ کے مال میں سے جو بھی کوئی کھاتا ہے اس کا اجر آپ کو ملتا ہے۔

❖ **آیت 9**

کوئی بدلہ اور تعریف نہیں چاہتے، شکریہ بھی نہیں چاہتے۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی پر احسان کر کے اس سے یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم میرے لیے دعا کرو کیونکہ یہ کہنا بھی احسان کا بدلہ مانگنا ہے۔ ویسے انسان دوسروں کو کہہ سکتا ہے کہ دعا کریں لیکن جب کوئی چیز آپ کسی کو دے رہے ہوں تو بدلے میں یہ نہ کہیں کہ بس آپ دعا دے دیں کیونکہ یہ بھی بدلہ مانگنا ہے۔

❖ آیت 11

یعنی دنیا میں جو خیر بانٹنے والے ہوتے ہیں ان کے چہرے fresh ہوتے ہیں، کھلے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی freshness قیامت کے دن بھی ان پر ہو گی۔

❖ آیت 12

آپ دیکھیں کہ آج کل ذرا سا موسم ٹھنڈ کی طرف جاتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ سردی ہو گئی اور ذرا سی دھوپ نکل آتی ہے تو ہم کہتے ہیں گرمی ہو گئی لیکن جنت میں ان دونوں کے بیچ میں ہی weather رہے گا permanently، جس کی وجہ سے نہ کسی کو سردی لگے گی اور نہ گرمی لگے گی، یعنی اتنی minute چیزوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ temperature کتنا ہونا چاہیے کیونکہ اگر temperature کی setting ٹھیک نہ ہو تو سارے آرام اور comfort بے کار ہو جاتے ہیں۔

❖ آیت 14

بڑے بڑے درخت اور لمبے سایے۔ جنت کے درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے - موتی اور سونے کی جڑیں ہو نگی اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر پھرائے جائیں گے۔

❖ آیت 19

اتنی زبردست سروس۔

✧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کم تر درجے کا جنتی وہ ہے کہ جس کے لیے ایک ہزار خادم بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے، ایک ہزار serve کرنے والے، ہر خادم ایسے کام پر مامور ہو گا جس میں اس کا کوئی ساتھی نہ ہو گا، ہر ایک الگ الگ آپ کے لیے کام کر رہا ہو گا، تو کسی بھی چیز کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

❖ آیت 21

پیچھے آپ نے دیکھا کہ جنت کا ایک چشمہ ہو گا جسے جنتی جہاں چاہیں گے وہاں لے جائیں گے یعنی خود پییں گے، دوسرے ولدان یا غلام پلائیں گے، خادم پلائیں گے اور تیسرے اس سے بھی اعلیٰ درجے کے مقربون کو رب پلائے گا۔ وَسَقٰىهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا

❖ آیت 22

یعنی معمولی نیکی کی بھی قدر کرنے والا ہے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹادی جو انھیں تکلیف پہنچاتی ہو تو اللہ اس کے لیے نیکی لکھ دیتا ہے۔ جس کے لیے اللہ نیکی لکھ دے تو اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔

❖ آیت 29

اللہ نے راہیں دکھادی ہیں اب جو چاہے پیروی کرے۔

سورۃ المرسلٰت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔

❖ آیت6

ایک ہوا جو ہمیں نظر نہیں آتی کیا کچھ کر جاتی ہے، کیسی کیسی قوت ہے اس میں۔ تو اس سے بھی سبق حاصل کرو، دلیل پکڑو۔

❖ آیت14

وہ دن ساری مخلوق کے فیصلے کا دن ہے۔ حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے لیا جائے گا۔
سب سے پہلے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حساب ہو گا اور امتِ محمد میں سے بھی سب سے پہلے علماء، شہداء اور بہت زیادہ صدقہ خیرات کرنے والے یعنی جو آگے آگے کے لوگ ہوں گے ان کا حساب پہلے ہو جائے گا۔
بہت ڈرنے کی بات ہے، قتل کے مقدمے پیش ہوں گے، نمازوں کا حساب لیا جائے گا، جنہوں نے لوگوں کا حق مارا ہو گا، کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا تو ان سب مظلوم کو ظالم کی نیکیوں میں سے بدلہ دیا جائے گا اور اگر پھر بھی نیکیاں ختم ہو گئیں تو اس مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیے جائیں گے۔

❖ آیت32

یعنی ایک ایک شرارہ یا ایک ایک چنگاری اتنی بڑی ہو گی جہنم کی کہ جیسے کوئی بہت بڑی عمارت۔

❖ آیت42

جیسا وہ چاہیں گے ویسا ہی مل جائے گا۔ دنیا میں بعض اوقات آپ کا کوئی پھل کھانے کا بہت دل چاہ رہا ہوتا ہے لیکن اس کا سیزن ہی نہیں ہوتا لیکن وہاں ایسا کوئی مسئلہ نہیں، کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔

❖ آیت46

یعنی دنیا میں عیش و عشرت کرنے والوں کو یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ آخرت کو بھول کر کر دنیا کے مزوں میں لگے ہوئے ہو تو یہ صرف چند دن کے ہیں۔ آگے کو نہ بھولو۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

- کھانا کھلانے پر ابھارا گیا ہے الھدی کا افطار فنڈ ہے اس میں ڈالیے 600-700 لوگ الحمدللہ افطاری کرتے ہیں آپ کا ایک ڈالر سب میں تقسیم ہو جائے گا، اجتماعی طور پر خرچ کرنے کا یہی فائدہ ہوتا ہے ورنہ ایک ڈالر ایک بندے کو دیتے ہیں لیکن یہاں ایک ڈالر سب کی نیت سے دے دیا تو وہ سارا ثواب آپ کو ملے گا۔
- اسی طرح اعتکاف کے دنوں کے لیے سحور اور افطار میں ان کے فوڈ فنڈز میں بھی ڈال سکتے ہیں۔
- ان شاءاللہ دورہ قرآن کی جز 30 کی تکمیل اور دعا ہو گی تھوڑا وقت زیادہ ہو گا۔ اگلے دن فقہ القلوب ہو گی۔

وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا اس سے متعلق ہمارے پاس کورسز ہیں اس کے فلائر جلد مل جائیں گے اور تفصیلات ویب سائٹ پر ہیں۔ یہ beginner لیول کا کورس ہے آپ میں سے جو بہنیں یہ سوچتی ہیں کہ وہ کسی کو تجوید نہیں سنا سکتی ہیں شرم آتی ہے تو کوئی بات نہیں آپ کا جہاں بھی لیول ہے آپ آیئے qualified, experienced, well trained teachers آپ کو قرآن پڑھنا سکھائیں گی۔

- اس کے علاوہ وہ لوگ جو تعلیم القرآن کورس کر چکے ہیں، اور اپنی تجوید کو مزید بہتر کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے تعلیم التجوید کورس (اردو اور انگلش) الگ الگ کلاس ہو گی۔ یہ کورسز ستمبر سے شروع ہوں گے تو آپ کے پاس کافی ٹائم ہے پلاننگ کے لیے کیونکہ کل میں سمر کورسز کی دعوت دے چکی ہوں۔
- Summer intensive weekend for tajweed کی تفصیلات کچھ دن بعد ویب سائٹ پر موجود ہوں گی۔
- Tajweed 103 مزید ایڈوانس تجوید سیکھ سکتے ہیں۔
- شارٹ کورس ہفتے میں ایک دن کے لیے سورۃ آل عمران انگلش میں ہو گا۔
- استاذہ الحمدللہ جز 28 کا تدبر پڑھا رہی ہیں رمضان اور سمر کی وجہ سے رکا ہے ان شاءاللہ وہ ہو گا اور ستمبر میں پارہ 27 کا تدبر ہو گا۔
- جب تک استاذہ یہاں ہیں ہفتے میں دو دن بخاری اور ایک دن فقہ القلوب کلاسز ہوتی ہیں ان میں کوئی رجسٹریشن نہیں ہے۔
- Volunteer signup sheet میں اپنی انفارمیشن دیجیے اور پڑھنے کے بعد اس مشن میں شامل ہو جایئے۔ اگر کیمپس میں آکر کر سکتے ہیں، ورنہ ecampus کے ذریعے اس مشن میں شامل ہویئے۔

پارہ 29 کے اہم نکات

1. اعضاء کی شکر گزاری اس میں ہے کہ انسان اپنے جسم کو اللہ کے راستے میں، اللہ کی اطاعت میں لگادے۔
2. علم کی مجلس میں جانے سے غفلت کم ہوتی ہے، دل نرم ہوتے ہیں۔
3. بری نیت، برے ارادے، اگرچہ علم میں نہ بھی آئے ہوں، لیکن اس پر بھی پکڑ ہوسکتی ہے۔ یعنی انسان اگر کسی کے بارے میں برا سوچ رہا ہے یا کوئی برا ارادہ رکھتا ہے اور ابھی عمل میں نہیں لایا تو اس پر بھی انسان کی گرفت ہوسکتی ہے۔
4. جو لوگ دنیا میں سجدہ نہیں کرتے آخرت میں سجدہ نہیں کرسکیں گے، جب انہیں آخرت میں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو ان کی کمر اکڑ جائے گی وہ جھک نہ سکیں کیونکہ وہ دنیا میں جھکتے نہیں تھے۔
5. مقروض کا قرض معاف کردینے والا قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایے تلے ہوگا۔
6. تنہائی میں بھی اللہ کی حیاء ہونی چاہیے اور اللہ کا خوف ہونا چاہیے اور اس کے مطابق عمل کرنے چاہیے۔ یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے اگر لوگوں کے سامنے کوئی شخص برا کام نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف لوگوں کے ڈر سے نہیں کررہا، اگر وہ تنہائی میں نہیں کررہا تو اس کا مطلب ہے وہ واقعی اللہ سے ڈرتا ہے۔
7. منافق کے اندر دو چیزیں نہیں ہوتیں اچھا اخلاق اور دین کی سمجھ۔
8. خیر اور بھلائی کے لیے انسان اپنے دل کے دروازے کھول لیتا ہے تو اس کے لیے اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
9. کھانا کھلانا جنت کو واجب کرنے والا عمل ہے۔
10. بری نیت کرنے سے بھی سزا مل جاتی ہے۔
11. اللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے یعنی اتنا بابرکت کلمہ ہے۔
12. اچھا اخلاق ایمان کی تکمیل کرتا ہے۔

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)